عمر فاروق

س- دین اور مذہب میں فرق: انسانی زندگی میں مذہب کی ضرورت اور اہمیت

۱- تعارف:

دنیا کا کوئی بھی ملک و قوم ہو اس کے لٹریچر میں جو لفظ سب سے زیادہ مستعمل ملے گا وہ مذہب ہوگا۔ محکمہ آثار قدیمہ کی کوششوں سے زمانہ قبل از تاریخ کی برباد شدہ بستیوں کے جو کھنڈرات ظاہر ہوئے ہیں ان میں کچھ اور ملے یا نہ ملے مذہبی تصورات کا نشان کسی نہ کسی شکل میں ضرور ملے گا۔ کیونکہ مذہب انسان کے خدا کے ساتھ تعلقات کو بیان کرتا ہے، جبکہ دین خدا کے ساتھ ساتھ انسانوں کے آپس میں بھی تعلقات کو بیان کرتا ہے۔ مذہب زندگی کے نجی معاملات کو بیان کرتا ہے جبکہ دین زندگی کے تمام انفرادی اور اجتماعی پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے جو مذہبی، سماجی، سیاسی اور معاشرتی امور پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یہ انسانی وجود کے مادی اور روحانی پہلوؤں کو بیان کرتا ہے اور یہ اصرار کرتا ہے کہ ہماری سوچ اور ہمارے اعمال اللہ کی مرضی کے عین مطابق انجام پائیں۔ مذہب عبادات کے طریقے اور مخصوص سماجی روایات و رسومات کی ادائیگی کو بیان کرتا ہے اس کے برعکس دین انسان کے مذہبی اور دنیاوی پہلوؤں دونوں میں رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام سے پہلے سب مذاہب کے لیے دین کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا کیونکہ ان مذاہب میں زندگی کے کچھ معاملات کے بارے میں رہنمائی موجود نہیں۔ دین کا لفظ صرف اسلام کے لیے استعمال کیا گیا کیونکہ اسلام دوسرے مذاہب سے مختلف ہے، اور اسلام میں مذہبی رسومات کے علاوہ زندگی کے تمام شعبوں کے حوالے سے تعلیمات موجود ہیں۔

۲- مذہب: مذہب کے لغوی معنی:

مذہب عربی زبان کے لفظ "ذہب" سے

Scanned with CamScanner

(M)(T)(W)(T)(F)(S)

DATE: ____________

لفظ ہے، جس کے معنی ہیں راستہ، طریقہ، اعتقاد، مسلک اور مشرب وغیرہ۔ انگریزی میں اسے "ریلیجن" کے نام سے پکارا جاتا ہے، جو کہ لاطینی زبان کے لفظ "ریلیجم" سے اخذ ہے جس کا مطلب ہے "باندھنا" یا "محکوم ہونا"۔

۲- مذہب کے اصطلاحی معنی:

اصطلاحی لحاظ سے مذہب،

ایک ضابطہ حیات یا کسی بھی طریقہ کار کے مطابق زندگی بسر کرنے کا نام ہے۔ اور ایک ایسا راستہ جس پر چل کر منزلِ مقصود تک رسائی حاصل کر لی جائے، مذہب کہلاتا ہے۔

۳- مغربی مفکرین کے نزدیک مذہب کی تعریف:

۱- ماہر بشریات ایڈورڈ ٹائلر:

"مذہب روحانی چیزوں پر یقین رکھنے کا نام ہے"۔

۲- ماہر سماجیات ایمائل ڈرخائم:

"مذہب مقدس چیزوں سے متعلق عقائد اور طریقوں کا ایک متحد نظام ہے"۔

۳- فرائڈرچ کے نزدیک:

ہر انفرادی چیز کو ایک عظیم کل کا جزو تصور کرنا اور ہر محدود شے کو لامحدود کا نمائندہ قرار دینا مذہب ہے۔

۴- پروفیسر جیمز ایچ لیو:

مذہب اس کوشش کا نام جو انسان زندگی کے حقیقی مقاصد کے ادراک کے لیے کرتا ہے۔

۴- اسلامی علماء کے نزدیک مذہب کی تعریف:

۱- ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق:

مذہب تین چیزوں کا مجموعہ ہے۔ عقائد، عبادات اور سماجی رسومات۔

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

ii- مولانا وحید الدین خان صاحب کی رو سے:

مولانا صاحب نے اپنی مشہور کتاب "تعبیر کی غلطی" میں مذہب کے بارے میں لکھا ہے کہ "مذہب کا مقصد سیاسی، معاشی یا معاشرتی نظام قائم کرنا نہیں بلکہ اس کا اصل مقصد تزکیہ نفس و روحانی پاکیزگی و روحانی نجات ہے۔"

۵- مذہب کی تعریف:

مذہب عقائد، عبادات اور ایسی رسومات کا نام ہے، جو خدا اور انسان کے درمیان روحانی تعلق کو ظاہر کرے اور ایک ایسے طریقہ کار کا نام ہے، جس پر چل کر انسان اپنی منزل تک پہنچ سکتا ہے۔ مذہب میں انسان اپنے آپ کو خدا کا تابع کرتا ہے جس سے انسان کو اندرونی طاقت اور پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور روحانی چیزوں اور عقائد پر اس کا یقین اور بھی پختہ ہو جاتا ہے۔

۶- مذاہب کی اقسام:

مذاہب کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

الف۔ سامی مذاہب:

سام حضرت نوحؑ کے بیٹے کا نام ہے۔ سامی مذاہب سے مراد الہامی مذاہب ہیں جو کہ تین ہیں: اسلام، یہودیت، اور عیسائیت۔ الہامی مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں جس میں توحید، رسالت، ملائکہ، کتب آسمانی اور آخرت پر ایمان لانا شامل ہیں۔

ب۔ غیر سامی مذاہب:

غیر سامی مذاہب سے مراد غیر الہامی مذاہب ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ نہیں بلکہ انسانوں کے بنائے ہوئے مذاہب ہیں۔ اور ان کا تعلق انسانوں کے بنائے ہوئے تعلیمات سے ہوتا ہے۔

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

غیر سامی مذاہب کو مزید دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

- **آریائی مذاہب:**

آریائی مذاہب سے مراد ہندوستانی تہذیب و تمدن رکھنے والے مذاہب ہیں جن میں اہم ترین ہندو مت، جین مت، سکھ مت اور بدھ مت وغیرہ شامل ہیں۔

- **منگولی مذاہب:**

منگولی مذاہب سے مراد چینی تہذیب و تمدن رکھنے والے مذاہب ہیں جن میں کنفیوشس ازم، تاؤ مت اور شنتو مت وغیرہ شامل ہیں۔

۷- مذہب کی ضرورت کے تین نظریات:

مذہب کی ضرورت کے تین نظریات میں تاریخی نظریہ، فلسفیانہ نظریہ، اور اصلاحی نظریہ شامل ہیں۔

الف- تاریخی حقائق کا نظریہ:

تاریخی حقائق کے اعتبار سے مذہب کی ضرورت واضح ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان ہمیشہ اپنی تاریخ سے سیکھتا ہے۔

- **جان بوکر:**

جان بوکر اپنی کتاب "آ بریف ہسٹری آف گاڈ" میں لکھتا ہے کہ "اگر آپ دنیا کی تہذیبوں کے بارے میں پڑھیں تو ہر قوم اور ہر تہذیب نے اپنی مذہب کو تلاش کیا ہے۔"

- **ولیم شمٹ:**

"دی اوریجن اینڈ گروتھ آف ریلیجن" میں ولیم شمٹ نے واضح کیا ہے کہ ہر قوم کو مذہب چاہئے ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

• ابن خلدون اور مذہب کی ضرورت :

ابن خلدون نے مذہب کے بارے میں کہا تھا کہ "ہم کبھی مذہب کی ضرورت سے انکار بھی نہیں کر سکتے" مزید یہ کہ "مذہب ہر زمانے، جگہ، اور مدت کے لئے اہم رہی ہے"۔

• بقول علامہ شبلی نعمانی :

"مذہب انسان کی فطری ضرورت ہے۔"

• علامہ محمد اقبال اور مذہب :

"قومیں مذہب کی بنیاد پر بنتی ہیں۔"

اور فرمایا :

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں

ب۔ فلسفیانہ انداز یا عقل و شعور کا نظریہ :

عقل و شعور و دانائی ہمیں اس سوچ پر مجبور کر دیتی ہیں کہ زندگی گزارنے کے لیے کوئی ضابطہ حیات یا طرز حیات کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اس وجہ سے عقل انسان کو مجبور کر دیتی ہے کہ انسان کسی مذہب کی پیروی کریں اور اس پر عمل کریں۔

• روز و بلڈر لین :

روز اپنی کتاب "کیوریسٹی از دی پینگر آف ہیومن مائنڈ" میں لکھتی ہیں کہ انسان کو تجسس ہوتا ہے کہ اُسے کس نے پیدا کیا، کوئی تو بنانے والا ہوگا۔" اس لیے تو کہتے ہیں کہ زندگی اور موت نہ ڈاکٹرز کے ہاتھ میں ہے، نہ انسان کے اپنے ہاتھ میں، بلکہ زندگی اور موت تو کسی اور کے ہاتھ میں ہے۔

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

ب- اسلامی نقطہ نظر:

اسلامی نقطہ نظر ہمیں بتاتا ہے کہ مذہب ایک ضابطہ حیات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا میں پہلا انسان حضرت آدمؑ بھیجا تھا، تو اس کو نبی بنا کر بھیجا تھا، اس لئے تاکہ انسانوں کو مذہب کی ضرورت واضح ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ انسان کی جسمانی اور روحانی ضروریات ہوتی ہے، جس کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حرام اور حلال کی تعریف مذہب کے ذریعے بتائی ہے۔

س- دین:

1- دین کے لغوی معنی:

"دین" عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں۔ غلبہ، بلندی پانا، اطاعت کرنا، حکم ماننا، مذہب، پرہیزگاری وغیرہ۔

2- دین کے اصطلاحی معنی:

اصطلاحی اعتبار سے دین ایک مکمل ضابطہ حیات اور زندگی گزارنے کا مکمل طریقہ کار ہے جس میں عقائد، عبادات، اخلاقیات اور معاملات سمیت زندگی کے ہر شعبہ کے لیے کامل رہنمائی موجود ہے۔

3- دین شریعت کی روشنی میں:

شریعت کی رو سے دین چار چیزوں کا مجموعہ ہے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم کرنا، دوسری، اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ماننا اور اس پر عمل کرنا (جس طرح نماز پڑھنا، شرک نہ کرنا وغیرہ)، تیسری، اللہ تعالیٰ کے قوانین کو ماننا (جس طرح چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا)، چوتھی، سزا اور جزا پر

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

یقین رکھنا (جس طرح سورۃ زلزال میں اللہ تعالیٰ نے سزا اور جزا کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے)۔

۴- قرآن کریم کی روشنی میں دین کا مفہوم:

قرآن پاک میں دین کو ایک جامع اصطلاح کی حیثیت سے استعمال کیا گیا ہے، جس سے مراد ایک ایسا نظام زندگی ہے کہ جس میں انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت، فرمانبرداری، اور حاکمیت کو تسلیم کرے۔ اللہ تعالیٰ نے دین کو انسانوں کے لیے ہدایت کا واحد ذریعہ قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الدین عند اللہ الاسلام ۝ (آل عمران: 19)

ترجمہ: "بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔"

صرف دین ہی انسان کو اللہ تعالیٰ کی عظمت کا قائل بناتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین ۝ (آل عمران: 85)

ترجمہ: "اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔"

مطلب دین اسلام کے علاوہ کسی دین میں کامیابی نہیں ہے۔

۵- احادیث رسول خدا ﷺ اور دین:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعلق احادیث کے ذریعے دین کو بیان کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"دین خیر اور شر کی جزا کا نام ہے۔" (صحیح بخاری)۔

ابو سعید خدری رض سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من رضی باللہ ربا، و بالاسلام دینا، و بمحمد رسولاً، وجبت لہ الجنۃ۔

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

ترجمہ: "جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ؐ کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔" (صحیح مسلم)

6۔ اسلامی سکالرز اور فلاسفرز کی رو سے دین کی تعریف:

مختلف علماء اور دانشورو نے دین کی تعریف کچھ یوں کی ہے:

i- دین، ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق:

دین چھ عوامل عقائد، عبادات، معاشرتی رسومات، معاشی نظام، اقتصادی اور سیاسی نظام، اور نظام انصاف کے مجموعے کا نام ہے۔

ii- حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن کی رو سے دین کی تعریف:

سلطان العاشقین دین کے متعلق فرماتے ہیں: "دین وہ ہے جو زندگی کے انفرادی، اجتماعی، ریاستی یا معاشرتی ہر طرح کے تعلقات اور معاملات کا احاطہ کرے۔"

iii ابن خلدون اور دین:

ابن خلدون نے دین کے بارے میں لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دائمی نعمتوں سے نوازنے کے لیے دین کو متعارف کروایا ہے، اسکا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دنیاوی معاملات کو منظم کرنا ہے۔ دین اللہ تعالیٰ کے بنیادی احکامات کے ذریعے ریاست اور حکومت کی تشکیل میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

iv- محمد مظہر الدین صدیقی:

دین زندگی کے ہر قدم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اسکا سیاسی تنظیم، معاشی میدان، فلسفہ فکر اور دیگر شعبہ ہائے زندگی پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ اور کائنات کے نظم کی تعریف کرتا ہے۔

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

۷- دین کی تعریف:

دین سے مراد ایک مکمل ضابطہ حیات اور ایک مکمل نظام اطاعت ہے، جس میں عقائد، عبادات، اخلاقیات اور ہر شعبۂ زندگی کے معاملات کے لیے کامل رہنمائی موجود ہے۔ دین ایک جامع اور مستند حقیقت ہے اور یہی اللہ تعالی کا عطا کردہ حقیقی نظام ہے جو اس نے اپنے انبیاء کے ذریعے مخلوق خدا کے لیے بھیجا۔ دین ہی وہ حقیقی نظام ہے جو انفرادی و اجتماعی ہر حالت میں کامل و مکمل ہے اور انسان کے لیے مکمل ضابطہ حیات اور نظام اطاعت مرتب کرتا ہے۔

۸- دین اور مذہب میں فرق:

دین اور مذہب میں واضح فرق ہے، مذہب سے مراد ضابطہ حیات یا طریقہ کار ہے، جبکہ دین سے مراد ایک مکمل ضابطہ حیات اور زندگی گزارنے کا طریقہ ہے۔ مذہب عقائد، عبادات اور رسومات پر مشتمل ہوتا ہے، دین اس کے ساتھ ساتھ روحانی، سماجی، سیاسی اور معاشی نظام زندگی بھی عطا کرتا ہے۔ مذہب غیر الہامی اور انسان کا بنایا ہوا ہے جیسا کہ ہندو مت، بدھ مت، سکھ مت اس کے برعکس دین الہامی ہے اللہ تعالی کی طرف سے انسان کے لیے تحفہ ہے جیسا کہ اسلام، عیسائیت اور یہودیت ہے۔ مذہب انفرادی زندگی میں رہنمائی اور انفرادیت پسندی تک لے کے جاتا ہے، جبکہ دین انفرادی زندگی کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی میں بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے اور انسان کو اجتماعیت پسندی تک لے کے جاتا ہے۔ مذہب انسان کا ذاتی معاملہ ہے اور ہر شخص کا مقصد نجات ہے، اس کے متضاد دین اللہ تعالی اور انسان کے درمیان تعلق قائم کرتا ہے اور دین کی مقصد

Scanned with CamScanner

انسانیت کی مجموعی ترقی اور فلاح ہے۔ دین ہر طرح کے شرک سے پاک اللہ جل جلالہ کی وحدانیت کا نظام ہے، جبکہ مذہب میں عقیدہ توحید کے ساتھ شرک کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔ جیسے کہ ہندومت میں تم ہمواری۔ دین میں تمام انسانوں کو برابری کا حق حاصل ہے سوائے اہل تقویٰ کے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم۔ (الحجرات: 13)

ترجمہ: "بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔"

اس کے برعکس مذہب میں ذات پات، رنگ و نسل وغیرہ کی بنیاد پر انسان برابر اور محترم ہے، جیسا کہ ہندومت میں برہمن، شتری، ویش اور شودر وغیرہ۔ الغرض یہ کہ دین اللہ تعالیٰ کی طرف انبیاء کرامؑ کے ذریعے نازل کردہ ایک ایسا تحفہ ہے جو ہر لحاظ سے مکمل اور کامل ہیں اور زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے، جبکہ مذہب انسان کا بنایا ہوا ہے اور چند رسومات پر مشتمل ہے۔

۵- دین اور مذہب کا موازنہ:

دین اور مذہب کا موازنہ درجہ ذیل ہیں:

	مذہب	دین
۱-	عقائد، عبادات اور رسومات	عقائد، عبادات، رسومات اور مکمل نظام زندگی
۲-	غیر الہامی (انسان کا بنایا ہوا)	الہامی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے)
۳-	انفرادی زندگی یا انفرادیت پسندی	اجتماعیت یا دین و دنیا کا مجموعہ
۴-	عقیدہ توحید شرک کی آمیزش کے ساتھ	خالص عقیدہ توحید
۵-	[illegible]	[illegible]

Scanned with CamScanner

	مذہب	دین
۵-	بعض انبیاء پر ایمان اور بعض کا انکار	تمام انبیاء پر ایمان اور ان کی تصدیق
۶-	حقوق اللہ	حقوق اللہ اور حقوق العباد
۷-	صرف روحانیت	روحانیت اور مادیت پرستی
۸-	ذاتی معاملات	خدا اور انسان کے درمیان تعلق
۹-	حلال اور حرام کے امتیازات سے محروم	حلال اور حرام کے واضح امتیازات موجود
۱۰-	عمل زندگی میں رہنمائی عقل عام سے ہوتی ہے۔	عملی زندگی میں رہنمائی وحی الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔
۱۱-	عقائد کو جزوی طور پر غیر اسلامی طریقوں سے ماننا۔	دین میں عقائد کو بڑی اہمیت حاصل ہے
۱۲-	ذات پات، رنگ و نسل کا تصور۔	تمام انسانوں کو برابری کا حق حاصل ہے
۱۳-	تعلیمات میں تفریق	تعلیمات میں کوئی تفریق نہیں۔
۱۴-	دعوت میں عالمگیریت نہیں	دعوت میں عالمگیریت ہے۔
۱۵-	اخلاقی اصولوں کے سوا دیگر اصول الہامی نہیں۔	الہامی اصول اور غیر متبدل اصول۔

۶- انسانی زندگی میں دین/مذہب کی ضرورت و اہمیت/کردار:

دین اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لیے ایک عظیم تحفہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام ؑ کے ذریعے نازل کیا ہے۔ دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصولوں کی روشنی میں انسانوں کے لیے ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس لیے انسانی زندگی میں دین بہت ضروری ہے جو کہ تاریخی نظم کے فلسفیانہ نظم کے اور اسلامی نظم سے واضح ہے۔ اسی طرح دین کا

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

زندگی میں بہت بڑی اہمیت اور کردار ہیں۔ دین کی اہمیت ہمیں انفرادی اور اجتماعی زندگی دونوں میں ملتی ہے۔

۱- **دین کے بغیر جدید تہذیب کے نقصانات اور مسائل:**

آج کے جدید دور میں انسان اتنی ترقی کے باوجود دین کی تلاش میں ہے۔ انسان ایک روحانی سہارا تلاش کرنا چاہتا ہے اتنی عیش و عشرت کے باوجود، کیونکہ جدید تہذیب میں تعلیم تو ہے لیکن ساتھ ساتھ سیکولرازم بھی ہے جو انسان کو انفرادیت پسندی کی طرف لے کے جاتا ہے۔ آج کے دور میں لوگ جمہوریت پر انحصار کرتے ہیں اور پھر خود اس پر تنقید بھی کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سرمایہ دارانہ نظام، کمیونزم، قومی ریاستی نظام اور خواتین کے لیے حد سے زیادہ آزادی تو موجود ہے، لیکن انسان کو پھر بھی ایک روحانی نظام کی ضرورت ہے۔

۲- **جدید دور کے موجودہ مسائل:**

جدید دور کے ترقی یافتہ ممالک میں ہر قسم کی سہولیات اور عیش عشرت کے باوجود بہت سارے مسائل موجود ہیں مثلاً: بڑھتی ہوئی مادیت پرستی، بڑھتی ہوئی خودکشی کی شرح، انسانی حقوق کی خلاف ورزی، خاندانی نظام کی تباہی، اسلحے اور ہتھیاروں سے بڑے پیمانے پر تباہی وغیرہ۔ ان تمام مسائل کو حل کرنے کے لیے صرف اور صرف دین ہی اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔

۷- **انسانی زندگی میں دین کی ضرورت:**

۱- **دین کی ضرورت کے نظریات:**

دین کی ضرورت کے تین اہم نظریات ہیں۔ اسلامی نظریہ، فلسفیانہ نظریہ اور اسلامی نظریہ مذہب کے سوال میں، میں نے تفصیل سے لکھا ہے:

*

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

۲- دین کی فطری ضرورت:

دین ایک فطری اور جبلی ضرورت ہے جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے:

فاقم وجهك للدين حنيفا، فطرت الله التي فطر الناس عليها۔ (الروم: 30)

ترجمہ: "تو ہر باطل سے الگ ہو کر اپنا چہرہ اللہ کی اطاعت کے لیے سیدھا رکھو۔ (یہ) اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت (ہے) جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔"

حدیث شریف میں آیا ہے:

كل مولود يولد على الفطرة

ترجمہ: "ہر بچہ مسلم فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔"

۳- دین کی روحانی ضرورت:

انسان اپنی پیدائش کے لحاظ سے روح اور جسم کا مرکب ہے ایک طرف جسم اور روح کے رشتے کو قائم رکھنے کے لیے مادی ضروریات اور جسمانی وسائل پیدا فرمائے تو دوسری طرف روحانی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء بھیجنے کا انتظام کیا اور انسان کو اس سلسلے میں اکیلا نہیں چھوڑا کہ وہ اندھیرے میں گمراہ پھرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وان من امة الا خلا فيها نذير۔ (فاطر: 24)

ترجمہ: "اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا ہادی نہ آیا ہو۔"

۴- دین کی معاشرتی ضرورت:

انسان فطرتاً مدنی الطبع ہے لہٰذا بہتر معاشی زندگی بسر کرنے کے لیے اسے درست قوانین و ضوابط کی ضرورت ہے۔ اگر معاشرتی زندگی کے لیے کوئی اصول اور ضابطہ نہ ہو تو معاشرہ انتشار و خلفشار کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا دین و مذہب انسان کی معاشرتی ضرورت

M T W T F S DATE:

بھی پوری کرتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کنتم خیر امۃ اُخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ ط (آل عمران: ۱۱۰)

ترجمہ: "تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی ہدایت) کے لیے ظاہر کی گئی، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

۵- حیات کائنات کے مسائل میں دین کی ضرورت:

ہر سمجھ دار انسان زندگی کی حقیقت، زندگی بعد الموت کی حقیقت، کائنات کی ماہیت اس کا آغاز اور اختتام غرض پوری کائنات میں انسان کی حیثیت اور مرتبہ کے متعلق کوئی نہ کوئی تصور ضرور رکھتا ہے لیکن مذہب نے ان مسائل کا حل پیش کیا ہے وہ حقیقت پر مبنی اور درست ہے۔ مذہب نے زندگی کے مسائل کا مکمل حل بتا دیا ہے۔

۸- انسانی زندگی میں دین کی اہمیت / فوائد:

دین انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اپنا کردار ادا کرتا ہے اور اس کی انسانی زندگی میں بے شمار فوائد ہے۔

1- انفرادی زندگی میں دین کے فوائد:

انسان کی انفرادی زندگی میں مذہب انتہائی اہمیت و وسعت کا حامل ہے، کیونکہ مذہب اگر انسانی زندگی سے نکال دیا جائے تو انسان اور حیوان میں امتیاز کرنا مشکل ہو جائے گا۔ جب یہ عقیدہ بن کر دل و دماغ میں سما جائے تو

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

انسان کی ساری تگ و دو اور خواہش کا محور اب کائنات کی ذات ٹھہرتی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت دل میں گھر کر جائے تو انسان کو اپنی دنیا اور آخرت کی زندگی سنوارنے کی فکر رہتی ہے۔ اس وجہ سے دین انسان کو مقصد حیات دیتا ہے۔ اخلاقیات پر عمل کرنے کا پابند بناتا ہے۔ انسان کے نفس کو مطمئن کرتا ہے اور اس کے حقوق و فرائض کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

۱- دین سکون قلب یا روحانی اطمینان کا ذریعہ:

دین انسانی روح کو مطمئن کرتا ہے اور اسے دل کا سکون عطا کرتا ہے۔ مذہب سے دوری اور دینی اقدار سے بیزاری نے آج تہذیب یافتہ اور ترقی پسند انسان کو دماغی اذیت اور پریشانی سے دوچار کیا ہے۔ غیر مسلموں نے موسیقی کو روح اور دل کی سکون کا غذا قرار دیا ہے جبکہ دین نے اس پریشانی کا حل قرآن سے پیش کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

ترجمہ: "اللہ کی یاد ہی سے دل سکون پاتے ہیں۔" (الرعد: 28)

۲- دین اخلاقیات کا فروغ اور اس پر عمل کرنے کا درس دیتا ہے:

مذہب انسان کو اخلاقیات پر عمل کرنے کا پابند بناتا ہے۔ مذہب انسان کو شرم و حیا، رواداری اور ہمدردی کا درس دیتا ہے۔ مذہب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر انسان اس حقیقت سے آگاہ ہو جاتا ہے کہ اپنی جبلت اور ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اس کو جائز اور درست راستے کو اختیار کرنا پڑے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وقل لعبادی یقولوا التی

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

ھی احسن ۔ (بنی اسرائیل : 53)

ترجمہ: "اور اے حبیب! آپ میرے بندوں سے فرمادیں کہ وہ ایسی بات کہیں جو سب سے اچھی ہو۔"

۳۔ حقوق و فرائض کے بارے میں رہنمائی:

دین انسان کے حقوق و فرائض کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ دین انسان کو بتاتا ہے کہ کس طرح حقوق العباد کو پورا کرنا ہے۔ دین معاشرے کے ہر فرد اس کے حقوق و فرائض سے آگاہ کرتا ہے۔ جیسے کہ اسلامی معاشرے میں والدین کے اپنے حقوق و فرائض ہیں، اولاد کے اپنے حقوق و فرائض، رشتہ داروں، ہمسایوں، غیر مسلموں، بوڑھے، بچوں، خواتین اور مسلمانوں کے آپس میں سب کے الگ الگ حقوق و فرائض ہیں جو دین انسان کو واضح کرتا ہے۔

۴۔ صراط مستقیم کی رہنمائی:

دین انسان کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ وہ سیدھا راستہ جو دین نے سورۃ الفاتحہ میں انسان کو سکھایا ہے۔ اسی طرح دین نے انسانی زندگی کو بامقصد بنایا ہے۔ اور انسان کو یہ بتایا ہے کہ وہ اس دنیا میں ایک مقصد کے لیے بھیجا گیا ہے۔ جو قرآن و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے انسان پر واضح کیا گیا ہے۔ انسان ان تعلیمات پر عمل کر کے زندگی کا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الذی خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا ط

ترجمہ: "وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے اعمال کرنے والا ہے۔" (الملک : 2)

Scanned with CamScanner

۵- دین راحت اور اطمینان کا باعث ہے - خودکشی کی ممانعت:

مذہب آرام و سکون اور اطمینان قلب کا ذریعہ ہے۔ آج کے جدید دور میں اس کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ جتنے بھی غیر مسلم ترقی یافتہ ممالک ہیں وہاں دنیا کی ہر سہولت موجود ہے لیکن پھر بھی بے چینی ہے اور خودکشی کی وجہ سب سے زیادہ ہے اسی وجہ سے اسلام نے خودکشی کو حرام قرار دیا ہے اور دین اسلام میں خودکشی ایک بڑا گناہ ہے اور اپنے آپ کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی ہے۔ ارشاد ہے:

ولا تقتلوا انفسکم ط ان اللہ کان بکم رحیما. (النساء: 29)

ترجمہ: "اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔"

۶- دین انسانوں کو امید فراہم کرتا ہے: مایوسی میں امید کی کرن:

زندگی کے سفر میں کبھی ایسے موڑ بھی آجاتے ہیں کہ جب انسان امیدی اور ناامیدی کے دوراہے پر کھڑا ہوتا ہے۔ امید اور ناامیدی کا دوراہا، جہاں ایک ایسی ہستی کے ہونے کا احساس اور یقین ہوتا ہے جس کے پاس کن کی طاقت ہے، جس کا ایک اشارہ انہونی کو ہونی میں بدل دیتا ہے۔ اس لیے امید اللہ تعالیٰ پر یقین ہے اور ناامیدی کفر ہے۔ انسان پر مشکل وقت آتا ہے لیکن دین اس وقت انسان کو امید دلاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فإن مع العسر یسرا۔

ترجمہ: "پس یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔"

اسی طرح حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو حضرت یوسفؑ کی تلاش پر روانہ کرتے وقت فرمایا تھا۔ "خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو خدا کی رحمت سے صرف کافر ناامید ہوتے ہیں۔"

Scanned with CamScanner

M T W T F S

DATE:

7- دین رہنمائی اور ہدایت کا ذریعہ:

انسان کو زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام ؑ کے ذریعے احکامات بھیجے ہیں جس پر عمل کر کے انسان مکمل رہنمائی پاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دین ہدایت کا بھی ذریعہ ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیء وھدی و رحمۃ و بشری للمسلمین۔ (النحل: 89)

ترجمہ: "اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے۔"

8- دین انسان کو اندرونی طاقت دیتا ہے:

دین اسلام ایک ایسی روحانی طاقت ہے جو انسان کو اندر سے مضبوط کرتا ہے اور انسان کو اتنی طاقت دیتا ہے کہ وہ پھر موت سے بھی نہیں ڈرتا۔ جیسے ہمارے مجاہدین ہیں۔ دین نے ان کو اتنی طاقت اور حوصلہ دیا ہوتا ہے کہ وہ پھر شہید ہونے سے بھی نہیں ڈرتا۔ علامہ محمد اقبال ؒ نے حضرت ابراہیم ؑ کے واقعے کو مد نظر رکھتے ہوئے فرمایا تھا:

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق

عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

کہ یہی وہ طاقت تھی جو دین نے حضرت ابراہیم ؑ کو دی تھی اور وہ بغیر کسی خوف اور ہچکچاہٹ کے آگ میں کود پڑا تھا۔

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

2. اجتماعی زندگی میں دین کے فوائد:

انفرادی زندگی کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی میں بھی دین انتہائی اہمیت اور وسعت کا حامل ہے۔ کیونکہ انسان عام طور پر معاشرے میں زندگی گزارتا ہے جس کی وجہ سے انسان کے کچھ حقوق و فرائض بنتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انسان کو سماجی، معاشی، اور اخلاقی نظام کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ دین انسان کو سکھاتا ہے۔

1۔ دین کے سماجی فوائد:

دین کے سماجی فوائد میں مساوات، برداشت، انصاف، معاشرے کی ترقی وغیرہ شامل ہیں۔

i۔ دین کا نظام مساوات:

دین اسلام ہر قسم کے تفریق سے پاک دین ہے جو نظام مساوات پر مبنی ہے اور تمام انسانوں کو مساوات کا درس دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر اسے مزید واضح کر دیا تھا کہ کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر، اور کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔

بقول علامہ محمد اقبال ؒ:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

ii۔ دین میں رواداری اور برداشت:

اسلام رواداری کا قائل دین ہے، صبر و تحمل اور برداشت کا درس دیتا ہے۔ اجتماعی زندگی میں دین کی اس لیے بھی بڑی اہمیت ہے کہ دین برداشت کا درس دیتا ہے اور برداشت ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے معاشرے میں

Scanned with CamScanner

امن و سکون ہوتا ہے۔ ابن عباس رض سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "برداشت کرو اور تمہیں برداشت ملے گی۔" (مسند احمد: 2233)

iii- **اجتماعی زندگی کے نظام انصاف میں دین کے فوائد:**

اجتماعی زندگی میں انصاف ایک نہایت ہی اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ جو معاشرے انصاف پر مبنی ہوتے ہیں وہ کامیاب معاشرے ہوتے ہیں اور دین اسلام ان معاشروں میں انصاف کو یقینی بناتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا یہا الذین امنو کونو قوٰمین بالقسط شہداء للہ ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین ج (النساء: 135)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ کے لیے گواہی دیتے ہوئے انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ چاہے تمہارے اپنے والدین یا رشتہ داروں کے خلاف ہی (گواہی) ہو۔"

۲- **سیاسی نظام میں دین کے فوائد:**

سیاسی نظام میں بھی دین اسلام ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی مثال ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کردہ ریاست مدینہ کی صورت میں دیکھنے کو ملتی ہے اور پھر خلفائے راشدین کے دور حکومت میں، کہ کس طرح آپ صلی اور خلفائے راشدین نے دین اسلام کی روشنی میں سیاسی معاملات چلائیں۔ علامہ محمد اقبال رح نے دین اور سیاست کے بارے میں فرمایا ہے

ہو جلالِ بادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

۳- **معاشی نظام میں دین کا کردار:**

دین اسلام معاشی لحاظ

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

سے بھی انسانی زندگی میں اہمیت کا حامل ہے۔ اسلام کا معاشی نظام زکوٰۃ پر مبنی ہے اور سود سے پاک نظام ہے۔ جس میں دولت کی گردش ہوتی ہے۔ اس سے غربت میں کمی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس مغربی جو معاشی نظام ہے وہ سود پر مبنی ہے اور اس میں دولت چند مخصوص لوگوں محدود ہو جاتی ہے اور اس سے غربت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس لیے دین معاشی میدان میں انسان کو رہنمائی اور مدد فراہم کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و اتوا الزکوٰۃ ط وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عنداللہ ط (البقرہ: 110)

ترجمہ: "اور زکوٰۃ دو اور اپنی جانوں کے لیے جو بھلائی تم آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے۔"

۴- سماجی نظام کی فراہمی میں دین کا کردار:

دین ایک سماجی نظام دیتا ہے اور معاشرے کو اکٹھا اور لوگوں کو متحد رکھتا ہے۔ اور معاشرے میں اخلاقیات کو فروغ دیتا ہے۔ نپولین کہتا ہے: "یہ واحد مذہب ہے جو معاشرتی برائیوں کو روک سکتا ہے قانون نہیں۔" اور یہ ایک حقیقت بھی ہے کہ جب انسان گناہ کرتا ہے تو اُسے یہ احساس ہوتا ہے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتائ ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔

ترجمہ: "بے شک اللہ عدل و احسان کا حکم فرماتا ہے اور قرابت داروں کو دینے رہنے کا اور بے حیائی اور برے کاموں اور سرکشی سے منع فرماتا ہے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم خوب یاد رکھو۔" (النحل: ۹۰)

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

9- خلاصہ بحث:

ان تمام بحث کا خلاصہ یہ
ہے کہ دین زندگی گزارنے کا واحد قانون ہے جو اللہ تعالیٰ کی
طرف سے بھیجا گیا ہے اور الہامی ہونے کی وجہ سے اس میں کوئی
کمی نہیں ہو سکتی بلکہ مکمل اور کامل ہیں۔ انسان کو زندگی کے ہر قدم
پر دین کی ضرورت ہے کیونکہ آج کا ترقی یافتہ معاشرہ تمام مسئلوں کے
حل میں ناکام رہی ہے یہ واحد دین ہے جس میں ہر مسئلے کا حل
موجود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انسان کے انفرادی اور اجتماعی زندگی
میں دین بہت اہمیت کا حامل ہے اور پیدائش سے لے کر موت تک ہر
شعبے میں انسان کو رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ آج اگر مسلم امہ
میں مسائل اور پریشانیاں ہیں تو وہ سب دین اسلام سے دوری کی
وجہ سے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان سب سے پہلے اپنی
انفرادی زندگی میں دین اسلام کی تعلیمات کو اپنائیں اور پھر بین
الاقوامی سطح پر مسلم امہ کو دین کی تعلیمات سے آگاہ کریں اور
مسلمان ممالک کو ایک ایسی لیڈرشپ کی ضرورت ہے۔ جو تمام مسلم
امہ کو ایک پیج پر اکھٹا کریں اور انہیں اسلام کے سنہری تعلیمات
کو اپنانے کی ترغیب دیں۔

Scanned with CamScanner